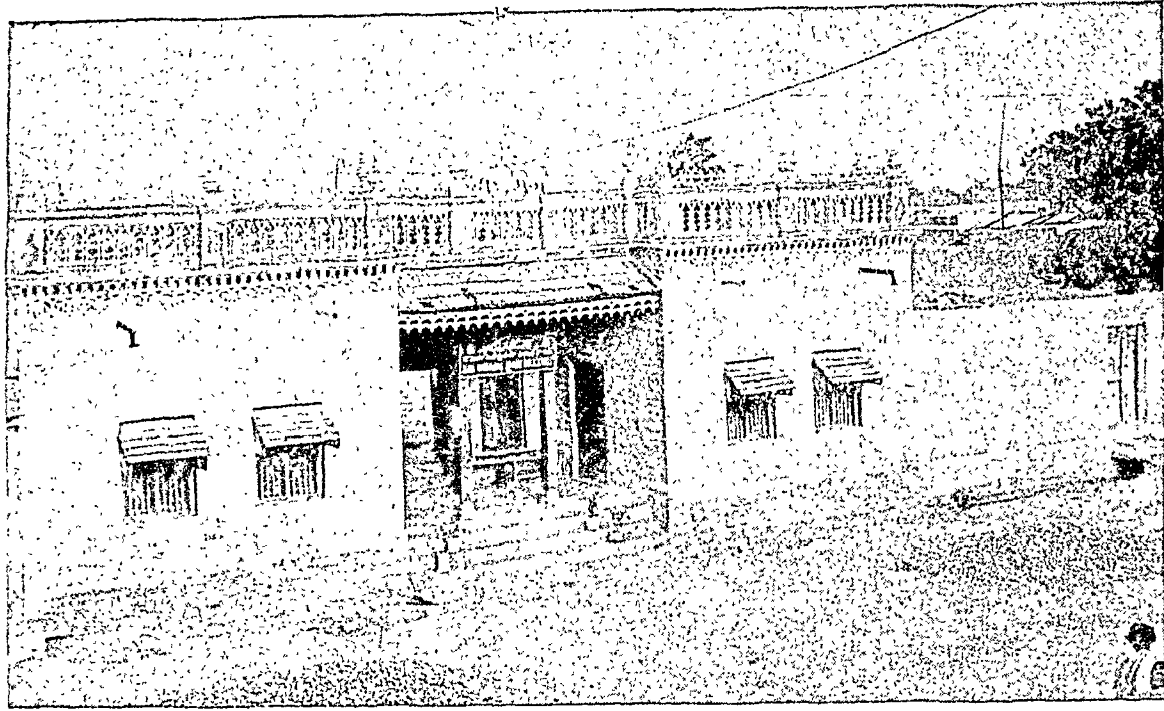


JAMIA MOHAMEDIA ARABIA, RAYADRUG.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی فضل نبیّنا بالعلم والعمل علی جمیع العالم والصلوٰۃ والسلام علی محمد سید العرب والعجم وعلی الہ واصحابہ ینابیع العلوم والحکم

اما بعد!

علم

سعادت سیادت عبادت ہے علم ﴿ بصیرت ہے دولت ہے طاقت ہے علم

فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ واستغفر لذنبك وللمومنین والمومنات. واللہ یعلم متقلبکم ومثوٰکم.
پ ۲۶ محمد ع ۳۔

پس (اے رسول) جان لو کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اپنے اور مومن مرد اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگئے اور اللہ کو تمہارا پھرنا اور ٹھکانا معلوم ہے۔

امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" بخاری شریف میں ایک باب لائے ہیں۔ باب العلم قبل القول والعمل لقول اللہ عز وجل "فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ" فبدأ بالعلم۔ بخاری شریف صفحہ ۱۶ ج ۱ یعنی قول اور عمل دونوں پر مقدم ہے۔ کیونکہ اللہ عز وجل نے اپنے حبیب پاک اشرف انبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ اے رسول جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں ہے، تو پہلے علم حاصل کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا۔ واستغفر لذنبك والمومنین والمومنات۔ اپنی اور مومن مرد اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگیے۔ حقیقت تو یہی ہے کہ خواہ کوئی کام ہو بغیر علم کے نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اگر آدمی بات کرنا چاہے تو اس کے لیے بھی علم کی ضرورت ہے، علم کی اولیت، ہمہ گیری اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ کائنات عالم کی آفرینش کی ابتدا "قلم اور کتابت" سے ہوئی جو علم حاصل کرنے کا سب سے اہم اور قابل اعتماد ذریعہ ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول ما خلق الله القلم فقال له اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما هو کائن الی الابد۔ (ترمذی ص $\frac{196}{2}$۔ ابوداؤد ص $\frac{29}{2}$) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اس سے کہا "لکھ" قلم نے کہا، کیا لکھوں۔ فرمایا۔ تقدیر۔ قلم نے جو کچھ ہو چکا تھا اور آئندہ ابد تک جو ہونے والا ہے سب کچھ لکھا۔

انسانیت کی تعلیم اور ہدایت کے لیے خالق کائنات کی طرف سے سب سے آخری لیکن سب سے قدیم پیغام، قرآن مجید اتارا گیا۔ اس آخری پیغام میں پہلا خطاب جس سے نوع انسانی کو اس کے آخری پیغامبر حبیب خدا اشرف انبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے خالق الناس نے مخاطب فرمایا، وہ "اقرأ" ہے جس کے معنے ہیں پڑھ لو، اس خطاب کے موقعہ پر جتنی آیتیں اتری تھیں انھیں میں یہاں نقل کرتا ہوں۔

اقرأ باسم ربك الذی خلق۔ خلق پڑھ۔ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے

الانسان من علق اقرأ وربك الاکرم۔ الذی علم بالقلم۔ علم الانسان مالم یعلم۔ پ۳۰
(بخاری شریف باب کیف کان بدأ الوحی)

رب کچھ پیدا کیا انسان کو بستہ پانی سے پیدا کیا۔ (ہاں!) پڑھتا چلا جا۔ تیرا پروردگار تو بہت کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی، جس نے انسان کو وہ سب کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

ان آیات سے علم کی فضیلت اور اولیت و اہمیت کے علاوہ حضرت انسان کی "انسانیت" اور اخص الخصوص خصوصیت اور اہم ترین صلاحیت کتنی معلوم ہوتی ہے، اس خطاب کا آخری حصہ خاص طور سے قابل غور اور دلچسپ ہے۔ علم الانسان مالم یعلم۔ سکھایا اس رب نے انسان کو جو کچھ وہ نہیں جانتا تھا۔ یہی انسان کی خصوصیت اور صلاحیت ہے۔ انسان کے علاوہ جتنی چیزیں دل و دماغ لیکر پیدا ہوئی ہیں، انھیں بھی کچھ نہ کچھ علم ہوتا ہی ہے، ایک بیل کو اپنی ضروریات کا علم ہوتا ہے، گدھے اور گھوڑے بھی اپنی ضروریات جانتے اور پہچانتے ہیں۔ ایک چڑیا اپنا گھونسلہ بنانے اور بچوں کی پرورش کا علم رکھتی ہے لیکن یہ چیزیں "مالم یعلم" کا علم نہیں حاصل کرتیں۔ بلکہ اپنی ضروریات اور زندگی بھر جو کچھ کرنا ہے اس کا علم لے کر پیدا ہوتی ہیں اور زندگی بھر اسی پر عمل کرکے اپنی زندگی کی آخری سانس پوری کرتی ہیں۔ ایک بکری کا بچہ اپنی ماں کے تھن اور دودھ پینے اور چلنے کا علم اپنی ماں کے پیٹ سے لاتا ہے۔ مرغی کا بچہ ماں کی پکار پر بھاگنے اور اپنی روزی کی تلاش کا علم اپنی پیدائش کے ساتھ لاتا ہے۔ بطخ کا بچہ شناوری کا علم انڈے کے اندر سے لاتا ہے اور جب بوڑھا ہو کر مرتا ہے تو اس کے اس علم میں جسے وہ لیکر پیدا ہوا تھا کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ دوسری چیزوں کا بھی یہی حال ہے لیکن انسان کا حال اس کے خلاف ہے، جب وہ پیدا

ہوتا ہے تو ہوش و تمیز سے خالی عقل و خرد سے عاری ہوتا ہے، لیکن جب
مرتا ہے تو حکیم، علامہ، فاضل، طبیب، ہنرمند ہوتا ہے۔
شیخ و عارف شیراز نے کیا خوب فرمایا ہے۔ شعر

مرغک از بیضہ بیروں آید و روزی طلبید ۔۔۔ آدمی زادہ ندارد خرد و عقل و تمیز
آنکہ ناگاہ کسے گشت بچیزے نرسید ۔۔۔ وین بتمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز

مرغی کا بچہ انڈے سے باہر آتے ہی روزی تلاش کرتا ہے اور آدمی زادہ پیدائش کے وقت ہوش و تمیز اور عقل و خرد سے عاری ہوتا ہے، وہ (مرغی کا بچہ) کہ اچانک لائق بنگیا کسی درجہ کو نہیں پہنچا اور یہ (آدمی زادہ) عزت اور فضیلت میں چیزوں سے سبقت لے گیا۔

خالق کائنات نے انسان کی فطرت یونہی بنائی ہے کہ وہ زندگی بھر "مالم یعلم" کا علم حاصل کرتا رہتا ہے نہ جانی ہوئی چیزوں کا علم حاصل کرنے کی صلاحیت اور خصوصیت صرف انسان ہی میں ہے۔

یہی وہ خصوصیت ہے جس کے باعث خالق کائنات نے انسان کو ساری مخلوقات پر فضیلت دی اور اسے اشرف المخلوقات ہونیکا شرف عطا فرمایا۔

ولقد کرمنا بنی ادم وحملناھم فی البر والبحر ورزقناھم من الطیبات وفضلناھم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا۔	اور البتہ ہم (خدا) نے بنی آدم کو بڑی عزت دی ہے ور خشکی اور دریا میں ان کو سوار کیا اور اچھی چیزیں کھانے کو دیں اور اپنی بہت سی مخلوقات پر ان کو فضیلت دی ہے۔
(پ ۱۵ بنی اسرائیل ع ۷)	

صرف فضیلت ہی نہیں بلکہ اپنی ساری خدائی صرف انسان کے لئے پیدا کی اور اس کے تابع فرمان بنایا۔

ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ۔ پ بقرہ ۳	خدا وہ ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے ۔
الم تران اللہ سخر لکم ما فی الارض الخ پ۱ حج ۹	کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ نے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے جو زمین میں ہے ۔
وسخر لکم الیل والنھار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ۔ (پ۱۴ النحل ع ۲)	(اے انسانو) اس نے رات ۔ دن سورج چاند کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے اور ستارے بھی اس کے حکم سے کام میں لگے ہوئے ہیں ۔

حجۃ الاسلام سرتاج الاولیاء حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کیمیائے سعادت میں تحریر فرماتے ہیں ۔

بدانکہ آدمی شریف تر و کامل تر ست از بہائم و سباع ۔ و ہر چیزے راکہ کمالی دادہ باشند کہ آں نہایت درجہ او بود او را برائے آں آفریدہ باشند مثال ایں آنکہ اسپ از خر شریف تر ست کہ خر را برائے بار کشیدن آفریدہ اند و اسپ را برائے دویدن در جنگ و جہاد تا در زیر سوار چنانچہ می باید مید وو دمیپوید و او را قوت بار کشیدن نیز دادہ اند ہچو خر و کمال زیادہ دادہ اند کہ خر را ندادہ اند اگر وی از کمال خود عاجز آید او را پالانی سازند تا بدرجہ خر افتد وایں ہلاک و نقصان او باشد	تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ آدمی چار پایوں ، درندوں جانوروں سے زیادہ شریف اور کامل ہے ۔ خدا نے جس چیز کو جو کمال دیا ہے اسی کمال کے لئے اس کو پیدا کیا ہے وہی کمال اس کی عزت اور سعادت کا انتہائی درجہ ہے ، جیسا گھوڑا گدھے سے افضل ہے کیونکہ گدھا بوجھ ڈھونے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور گھوڑا سواری اور لڑائی اور جہاد میں دوڑانے کے لئے تاکہ سوار کے نیچے اس کی خواہش کے مطابق دوڑتا اور بھاگتا رہے ، لیکن اس میں گدھے جیسی

همچنیں گروہی پندارند کہ آدمی را برائے
خوردن وخفتن وجماع کردن آفریدہ اند وہمہ
روزگار دریں بسر برند وگروہی پندارند کہ ایشاں
را برائے غلبہ واستیلا ومقہور کردن دیگر چیزہا
آفریدہ اند . . . وایں ہر دو خطا ست چہ
خوردن وجماع کردن بشہوت باشد وایں خود
ستوراں را دادہ اند خوردن شتر بیش از خوردن
مردم ست وجماع کنجشک بیشتر از جماع مردم
است پس چرا آدمی ازایشاں شریف تر بود
وغلبہ واستیلا بغضب باشد وایں سباع
را دادہ اند پس آدمی را آنچہ سباع وبہائم را
دادہ اند ہست وزیادہ ازاں کمال دادہ اند
کہ آں عقل است کہ باں خدا را بشناسند و
جملہ عجائب صنع او بدانند وآں خود را از دست
شہوت وغضب برہانند وایں صفت فرشتگان
ست وبایں صفت او بر بہائم وسباع مستولی
ست وہمہ مسخر اویند تا ہرچہ بر روئے زمین
است چنانچہ حق تعالی گفت "وسخر لکم
ما فی الارض جمیعا۔ ص ۱۲

بوجھ ڈہونے کی قوت بھی دی گئی ہے اور
گدھے سے زیادہ کمال دیا گیا ہے، اگر وہ
اپنے کمال سے عاجز آجائے تو اسے گدھے
کا درجہ دیا جائیگا اور لدّو بنا لیا جائے گا۔
اور یہ اسکی تباہی اور نقصان ہے، اسی طرح
بعض لوگ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ آدمی کھانے
پینے۔ سونے۔ جماع کرنے ہی کے لئے پیدا کیا
گیا ہے اور اپنی عمر اسی میں ضائع کر دیتے
ہیں اور بعض لوگ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ آدمی
کو غلبہ، زور اور ہر چیز کو زیر کرنے اور دبانے
ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے، یہ دونوں باتیں
غلط ہیں، کیونکہ کھانا پینا۔ جماع کرنا شہوت
سے ہوتا ہے اور یہ شہوت جانوروں کو بھی
دیگئی ہے، دیکھو اونٹ کی خوراک آدمی کی
خوراک سے زیادہ ہے اور کنجشک کی قوت
جماع آدمی سے زیادہ ہے تو آدمی ان چیزوں
سے کیوں زیادہ معزز اور شریف ہے۔ رہا
غلبہ اور دوسروں کو مغلوب کرنا تو یہ غصہ
سے ہوتا ہے اور یہ جانوروں کو بھی دیا گیا
ہے پس آدمی میں وہ سب چیزیں ہیں جو کچھ
چوپایوں اور درندوں کو ملی ہوئی ہیں اور

ان سب سے زیادہ ایک اور کمال عطا کیا ہے
اور وہ کمال "عقل" ہے کہ جس کے سبب سے خدائے
تعالیٰ کو پہچانتا ہے اور اس کی جملہ عجائب صنعتوں
کو جانتا ہے اور اسی کے سبب سے شہوت وغضب
کے ہاتھوں سے رہائی پاتا ہے اور یہ صفت فرشتوں
کی ہے اسی صفت کے سبب آدمی تمام بہائم
اور درندوں پر غالب ہے یہاں تک کہ زمین
و آسمان کی سب چیزیں اور چوپائے اس کے
مسخر ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وسخر لکم
مافی الارض جمیعا۔

یہی وہ صلاحیت ہے جس کے باعث خالق کائنات نے انسان کو اپنا امانت دار بنایا اور خلیفۃ فی الارض کی خلعت فاخرہ سے نوازا۔

انا عرضنا الامانۃ علی السموات و	بیشک ہم نے آسمانوں، زمین، پہاڑوں کے
والارض والجبال فابین ان یحملنہا	سامنے امانت پیش کی، پھر اس کے اٹھانے سے
واشفقن منہا وحملہا الانسان	انہوں نے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور اس
انہ کان ظلوما جھولا۔ پ ۲۲ ع ۶	کو انسان نے اٹھا لیا۔ البتہ وہ بڑا ظالم اور جاہل تھا

حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا و مقتدانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ محدث دہلوی "حجۃ اللہ البالغہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

اقول وعلی ھذا فقولہ تعالیٰ (انہ کان	میں کہتا ہوں اس بنا پر اللہ تعالیٰ کا قول۔
ظلوما جھولا) خرج مخرج التعلیل۔	(انہ کان ظلوما جھولا) (انسان کا
فان الظلوم من لا یکون عادلا ومن	ظالم اور جاہل ہونا) یہی حمل امانت کا سبب ہے

شانہ ان یعدل والجھول من لایکون عالما ومن شانہ ان یعلم وغیرالآدمی اماعالم عادل لایتطرق الیہ الظلم والجھل کالملائکۃ وامالیس بعادل ولاعالم ولامن شانہ ان یکسبھا کالبھائم وانمایلیق بالتکلیف ویستعد لہ من کان لہ کمال بالقوۃ لابالفعل۔ صہ ۲۶/ج ۱

کیونکہ "ظلوم" وہ ہے جو عادل نہ ہو، لیکن عدل کی صلاحیت رکھتا ہو اور "جھول" وہ ہے جو عالم نہ ہو لیکن علم کی صلاحیت رکھتا ہو، مخلوقات میں انسان کے علاوہ فرشتے ہیں جن تک ظلم و جہل کی رسائی نہیں، یا بہائم ہیں جو نہ عادل ہیں نہ عالم، اور نہ ان دونوں کی صلاحیت ہی رکھتے ہیں، اور عہدۂ تکلیف کے لائق وہی مخلوق ہو سکتی ہے جس میں کمال بالفعل نہ ہو بلکہ کمال حاصل کرنے کی بذریعہ علم صلاحیت اور قوت ہو اور وہ صرف انسان ہے، اس لئے انسان نے اس امانت (عہدۂ تکلیف) کو اٹھا لیا۔

بہرحال جب حالت یہ ہے تو ایک انسان کا کام اس کی عمر کے پہلے دن سے جب وہ ماں کی گود میں آنکھیں کھولتا ہے۔ اس کی عمر کے آخری دن تک جبکہ وہ لحد میں آرام سے سو جاتا ہے صرف علم حاصل کرنا ہے۔ لیکن اگر دنیا کا کوئی "عقلمند" اپنی ساری عمر میں خواہ اس کی عمر خضر ہی کی کیوں نہ ہو۔ جمیع "مالم یعلم" کا علم حاصل کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔ علم ایک ایسا سمندر ہے جو ناپید اکنار ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کشتی میں بیٹھ کر ایک جزیرہ سے دوسرے جزیرہ میں جا رہے تھے تو ایک چڑیا آئی اور کشتی کے ایک کنارے پر بیٹھ کر سمندر میں چونچ مارا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے دیکھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔

یاموسیٰ ما نقص علمی و علمک من علم	اے موسیٰ میرے اور تمہارے علم نے اللہ تعالیٰ
اللہ تعالیٰ الا کنقرۃ ھذا العصفور	کے علم میں اتنی ہی کمی کی جتنی کمی سمندر میں
فی البحر ۔ ص ۲۳/۱ کتاب العلم	اس چڑیا کے چونچ مارنے کی وجہ سے ہوئی ہے

مشہور صوفی حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ ایک مغربی عالم کے پاس مسئلہ پوچھنے گئے۔ اس عالم نے دریافت کیا! ذوالنون! کیوں آئے ہو؟ اگر اس لئے آئے ہو کہ علم اولین و آخرین حاصل کرو۔ تو اس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اور سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اور اگر اس لئے آئے ہو کہ خدا کو تلاش کرو۔ تو وہ وہاں ہے، جہاں سے تم نے پہلا قدم اٹھایا ہے (نفحات الانس ص ۳۶) نبی آخر الزماں حبیب خدا اشرف انبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن سے بڑھکر کوئی دوسرا عالم نہیں ہو سکتا۔ جنہیں اپنے "مدینۃ العلم" ہونے پر فخر تھا۔ جو علمنی ربی فاحسن تادیبی اور فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ کے مقام محمود اور ارفع پر فائز تھے۔ ان کو بھی "جمیع "مالم یعلم" کا علم نہ تھا اور بار بار دعا فرماتے۔

رب زدنی علما ۔	اے رب مجھے اس سے زیادہ علم عطا فرما۔

پس انسان کی سعادت اس میں ہے کہ وہ اپنی پوری کوشش کے ساتھ علم دین حاصل کرے اور پھر اس کے مطابق عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوار لے۔ کہ علم بغیر عمل ایسا ہے جیسے گدھے پر بوجھ لدا ہوا اور عالم نا پرہیزگار کور مشعلہ دار ہے کہ ہاتھ میں چراغ ہے لیکن اس کی روشنی سے بے خبر اور غیر مستفید۔ عارف شیراز گلستاں میں تحریر فرماتے ہیں،

دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفائدہ کردند	دو آدمیوں نے بے فائدہ تکلیف اٹھایا۔
یکے آنکہ اندوخت و نخورد ۔ دیگر آنکہ آموخت	ایک وہ جس نے مال جمع کیا اور کھایا نہیں۔
و نکرد ۔	دوسرے وہ جس نے علم سیکھا اور عمل نہیں کیا۔

علم چنداں کہ بیشتر خوانی — علم جتنا بھی زیادہ کرے لیکن جب عمل
چوں عمل در تو نیست نادانی — نہیں ہے تو تو نادان کے برابر ہے۔
نہ محقق بود نہ دانشمند — ایک جانور کی پیٹھ پر کتابوں کا بوجھ لاددو
چار پائے برو کتابے چند — تو وہ محقق۔ اور عالم نہیں ہو سکتا۔
آں تہی مغز را چہ علم و خبر — اس خالی الدماغ کو کیا خبر کہ پیٹھ پر لکڑی
کہ بر و ہیزم است یا دفتر — کا بوجھ ہے یا کتابوں کا۔

علم اور اسلام

اسلام کی بنیاد۔ اسلام کی ترکیب۔ اسلام کے نظام پر غور کیا جائے تو پہلی ہی نظر میں معلوم ہو جائیگا کہ اسلام اور علم آپس میں اس طرح لازم اور ملزوم ہیں جیسے چولی اور دامن آپس میں لازم ملزوم ہیں، مذاہب عالم میں یہ خصوصیت صرف اسلام کو حاصل ہے کہ وہ قومیت کی بنیاد نسلی اور ملکی وحدت پر قائم نہیں کرتا۔ ایک مسلمان اس لئے مسلمان نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمان ماں باپ کے گھر پیدا ہوا ہے جیسے ایک برہمن محض اس لئے برہمن ہے کہ وہ برہمن کے گھر پیدا ہوا ہے خواہ وہ بالکل جاہل اور وید کا ایک اشلوک بھی نہ جانتا ہو۔ اسی طرح ایک مسلمان اس لئے مسلمان نہیں ہو سکتا کہ وہ عرب یا پاکستان یا دنیا کے کسی دوسرے ملک میں پیدا ہوا ہے جیسے ایک ہندو صرف اس لئے ہندو ہے کہ وہ ہندستان میں پیدا ہوا ہے، خواہ وہ کہیں بھی رہتا ہو۔ بلکہ ایک مسلمان اس لئے مسلمان ہے کہ اس نے خدا کی وحدانیت اور حبیب خدا اشرف انبیا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عامہ الی قیام قیامت پر ایمان لانے کے بعد آپ کی لائی ہوئی تمام تعلیمات قرآن و احادیث اعتقادات و نظریات کو علم کی روشنی میں علی وجہ البصیرت قبول کر لیا ہے۔ قرآن

مجید خدا کا آخری پیغام جو سارے انسانوں کی ہدایت کے لیے سب سے آخر میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اتارا گیا ہے، اس میں جہاں جہاں اسلامی عقائد پر ایمان لانے کا حکم ہے وہاں ہر جگہ علی وجہ البصیر والاجتہاد ایمان لانیکا حکم ہے، نہ کہ علی سبیل التقلید والقیاس یعنی خود سوچو۔ سمجھو۔ غور کرو۔ پھر ایمان لاؤ۔ آپ قرآن مجید کی ورق گردانی کیجیے آپ کو اکثر آیات قرآنی کے آخر میں " تعلمون" اور " تعقلون" کا لفظ ملے گا جس کے معنی عقل اور علم سے کام لینے کے ہیں۔ ایک شخص جبتک اسلامی عقائد اور نظریات کا علم نہیں حاصل کریگا اس وقت تک ایمان کیسے لائیگا اور اگر لائے بھی تو اس کے ایمان کی کیا وقعت ہوگی، بس معلوم ہوا کہ بغیر علم کے ایک شخص مسلمان نہیں بن سکتا۔ بلکہ تبلیغ اسلام میں بھی علم و حکمت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة ۔ پ۱۴ نحل ع ۱۵ — اے نبی اپنے رب کے رستہ کی طرف حکمت اور عمدہ وعظ سے بلائیے۔

یہی وجہ ہے کہ مذہب اسلام نے اپنے پیروؤں کو اعتقادات و عبادات کے ساتھ تحصیل علم پر بھی اتنا ہی زور دیا ہے، جتنا کہ خود ان چیزوں پر۔ قرآن مجید میں پانچسو سے زائد مقامات پر مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے تحصیل علم پر اکسایا گیا ہے اور ان کے دلوں میں تحصیل علم کا شوق پیدا کرنے کے لئے عالم کے درجات کو آسمان کی رفعتوں سے بھی اونچا بتایا گیا ہے یہی حال احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ حدیث کی صرف ایک کتاب "کنز العمال" کو اٹھا کر دیکھئے علم سے متعلق فضائل و فوائد میں ہزارہا حدیثیں موجود ملیں گی۔

اس تشویق و تاکید کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں نے ممالک کی فتح سے زیادہ علم کی تحصیل اور اشاعت اور علم کو عام کرنے کی کوشش کی۔ مسلمان جہاں بھی گئے

ان کے ایک ہاتھ میں قرآن تھا اور دوسرے ہاتھ میں سنت نبوی کی روشنی۔ اس بات کے ثبوت کے لئے دنیا کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے سب سے پہلے عرب کو لیجئے، وہ ملک جہاں ابتدائے آفرینش سے علم کا سایہ تک نہیں پڑا تھا اسلام آنے کے ساتھ ہی اس کا ذرّہ ذرّہ علم کی روشنی سے جگمگا اٹھا۔ سلجوق۔ دیلم۔ افغان، تاتار۔ ترک جو دنیا کے آغاز سے بے علم رہے، اسلام قبول کرنے کے ساتھ ہی شاعر۔ نثار۔ ادیب۔ فلاسفر۔ حکیم بن گئے۔ دنیا کی وہ قومیں جو ابتدائے آفرینش سے صحرا نوردی اور غارت گری کے سوا کچھ نہ جانتی تھیں وہ دنیا کی معلم بن گئیں، یہ کس کا اثر تھا صرف اسلام کا آج ہم دعوی کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں بلکہ ببانگ دہل یہ کہتے ہیں کہ دنیا کے کسی مذہب کی علمی تاریخ۔ اتنے اہل قلم۔ اتنے صاحب تصنیف اور تاریخ کی اتنی مختصر مدت میں اتنا وسیع معمور اور قیمتی کتب خانہ نہیں پیش کر سکتی جتنا اسلام نے پیش کیا ہے اس وقت ان کی فہرست پیش کرنا مقصود نہیں ہے اور نہ میں مسلمانوں کی علمی تاریخ لکھنے بیٹھا ہوں اس لئے صرف اتنے ہی اشارے پر قلم روک کر آگے بڑھتا ہوں، اگر کبھی فرصت ملی تو یہ کام بھی ہو جائیگا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

علم اور قرآن

انسانی دل و دماغ کی تعمیر اور اس کی ذہنی قوتوں کے نشو و ارتقا کا واحد ذریعہ تعلیم و تربیت ہے، پند و نصیحت، وعظ و تلقین، تذکیر و موعظت بلاشبہ نافع اور ضروری ہیں لیکن ان سے ذہن بنایا نہیں جا سکتا، یہ چیزیں بنے بنائے دماغ میں صرف روحانی انبساط اور شگفتگی اور وسعت پیدا کر سکتی ہے اس لئے کسی قوم کے ذہن کو بنانے اور دل و دماغ کو کسی خاص سانچے میں ڈھالنے

کے لئے صرف تعلیم ہی ایک موثر اور پائیدار ذریعہ ہو سکتی ہے۔ جو لوگ ہندستان میں انگریزی جامعات اور ان کی تعلیم کے مضر اثرات سے واقف ہیں وہ یقیناً اس بات کی تائید و تصدیق کریں گے۔ تعلیم کی اسی ہمہ گیر تاثیر کو لسان الغیب حضرت اکبر الٰہ آبادی نے بڑے حکیمانہ انداز میں یوں ادا فرمایا ہے۔

یوں قتل سے اولاد کے بدنام نہ ہوتا ؎ افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

قرآن مجید چونکہ خدا کا کلام ہے اور خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ ایک قوم کو اپنی خصوصیات باقی رکھنے اور بحیثیت ایک قوم کے دنیا میں زندہ رہنے کے لئے علم کی کتنی ضرورت ہے۔ اس لئے اس نے مسلمانوں کو مختلف پیرایہ سے تعلیم کی اہمیت و فضیلت کو سمجھانے اور ان کے ذہن نشین کرانے کی کوشش فرمائی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے، جس سے فضیلت آدم علیہ السلام کے ساتھ فضیلت علم پر بھی روشنی پڑتی ہے، قصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین میں اپنا خلیفہ مقرر کرنا چاہا اور فرشتوں کے سامنے یہ اسکیم پیش کی۔ پھر خود ہی حضرت آدم علیہ السلام کو زیور علم سے پوری طرح آراستہ فرمایا۔ اس کے بعد تمام فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ امتحان مقابلہ میں بلایا۔ اور علم کی طاقت سے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام فرشتوں کے مقابل میں کامیابی عنایت فرمائی۔ نکتے کی بات یہ ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت کے لائق اس وقت تک نہیں سمجھا جب تک کہ ان کی علمی برتری کو دیکھ اور سمجھ نہ لیا۔

واذ قال ربک للملائکۃ انی	اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جس وقت
جاعل فی الارض خلیفۃ۔ قالوا	تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں
اتجعل فیہا من یفسد فیہا	اپنا خلیفہ پیدا کرنے والا ہوں (تو) فرشتوں

یسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ وعلم آدم الاسماء کلها ثم عرضھم علی الملائکة فقال انبئونی باسماء ھؤلاء ان کنتم صٰدقین۔ قالوا سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العلیم الحکیم۔ قال یاآدم انبئھم باسمائھم فلما انبأھم باسمائھم۔ الخ۔ پ بقرہ ع ۴	نے کہا کیا تو زمین میں اس شخص کو اپنا خلیفہ بنائیگا جو اس میں فساد اور خونریزی کریگا۔ اور ہم تو تیری پاکی اور تیری تعریف کی تسبیح پکارتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھائے پھر انھیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور کہا اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام مجھے بتاؤ۔ فرشتوں نے کہا تو پاک ہے ہم تو وہی جانتے ہیں جو تو نے ہمیں کھا دیا ہے تو جاننے والا حکمت والا ہے پھر آدم علیہ السلام سے فرمایا ان چیزوں کے نام انھیں بتا دو۔ چنانچہ انھوں نے تمام چیزوں کے نام انھیں بتا دیئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی ڈھکی چھپی چیزوں کو جانتا ہوں۔

یہی وہ فضیلت تھی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ بنایا گیا۔

واذ قلنا للملٰئکة اسجدوا لآدم فسجدوا (بقرہ ۴)	اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا حضرت آدم کے سامنے جھکو تو سوائے ابلیس کے سب کے سب جھک گئے۔

دوسرا قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے۔ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل میں وعظ

فرما رہے تھے۔ اثنائے وعظ میں کسی نے سوال کیا۔ موسیٰ! لوگوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے، حضرت موسیٰؑ نے فرمایا۔ میں۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً وحی بھیجی کہ تم سے بڑا عالم میرا ایک اور بندہ ہے جو مجمع البحرین میں رہتا ہے۔ جاؤ اس سے ملاقات کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ایک شاگرد یوشع بن نون کے ساتھ مقام مذکور پر گئے اور اس بندۂ خدا سے جو حقیقت میں خضر علیہ السلام تھے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا۔

هل اتبعك على ان تعلمن مما علمت رشدا ۔ پ۱۵ ۔ ۲۱ ۔ بخاری شریف ص ۲۳/۱ — آپ فرمائیں تو میں آپ کے ساتھ رہا کروں بشرطیکہ جو کچھ علم لدنی آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور نبی بھی کیسے، جنہیں خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل تھا، جو ید بیضا رکھتے تھے، جنہوں نے پتھر سے پانی کا چشمہ بہایا۔ جن کے لئے دریا خشک ہوا، جو لاٹھی کو سانپ بنا نا جانتے تھے باوجود ان فضائل و معجزات کے، دور دراز سفر کی صعوبات، بھوک، پیاس کی شدت برداشت کر کے مزید علم حاصل کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ ایک ہی واقعہ ہماری آنکھوں سے غفلت کا پردہ اٹھانے کیلئے کافی ہے۔ سلسلۂ انبیاء علیہم السلام پر غور کیجئے، حضرت آدم علیہ السلام سے نبی آخر الزماں حبیب خدا اشرف انبیا احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک کا یہ مقدس . . گروہ جو ہر ملک اور ہر قوم میں بھیجا گیا، اس مقدس گروہ کے بعثت کی غرض و غایت تعلیم کے سوا کچھ اور تھی۔ ؟ ان قصص و حکایات کے علاوہ مندرجہ ذیل قرآنی آیات صراحت کے ساتھ علم اور علماء کی فضیلت پر دال ہیں۔ میں ان کو اس لئے نقل کر رہا ہوں کہ انھیں پڑھ کر اگر کسی ایک بندۂ خدا کو علم کی طرف توجہ

ہوگئی تو میری محنت کی قیمت وصول ہو جائیگی۔ اور میری آخرت اچھی ہو گی۔

انسان میں ایسی سمجھ بوجھ کا پیدا ہو جانا کہ دنیا کے ظاہری اور عارضی فائدوں ہی میں پھنس کر نہ رہ جائے بلکہ حقیقی نفع و نقصان کو سمجھ سکے اور اچھائی اور برائی کی راہوں کو پہچان لے، اسی سمجھ بوجھ کو قرآن مجید لفظ "حکمت" سے تعبیر کرتا ہے اور یہ بلاشبہ بڑی خیر و برکت کی چیز ہے فرمایا جاتا ہے۔

(۱) یوتی الحکمۃ من یشاء و من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔	وہ (خدا) جسے چاہتا ہے حکمت (علم) دیتا ہے اور جس کسی کو حکمت مل گئی تو یقین کرو اس نے
پ۳ بقرہ ع ۳۷	بڑی ہی بھلائی پائی۔

قرآن مجید میں دو قسم کی آیات ہیں۔ ایک محکمات، یعنی وہ آیتیں جن میں صاف اور کھلے ہوئے بنیادی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ جیسے توحید، رسالت، اوامر، نواہی، حلال، حرام وغیرہ۔ دوسری متشابہات۔ یعنی وہ آیتیں جن میں وہ باتیں بیان کی گئی ہیں، جن کا تعلق ماوراء عقل و حقائق سے ہے اور جن کا علم و حواس کے ذریعہ انسان ادراک نہیں کر سکتا، جیسے خدا کی ہستی۔ مرنے کے بعد کی زندگی کے حالات عذاب و ثواب کی حقیقت، وغیرہ۔

انسانوں میں بھی دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو کج فہم واقع ہوئے ہیں۔ وہ متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ایمان داروں کے لئے فتنہ پیدا کر دیتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جن کی سمجھ سیدھی اور علم میں پکے ہیں، وہ محکمات کو اصل سمجھتے ہیں کہ عمل و ہدایت کے لئے کافی ہیں اور متشابہات کے پیچھے نہیں پڑتے کہ ان میں زیادہ "کرید" عمل و ہدایت کے لئے مفید نہیں ہے۔ علم کے رسوخ سے ان پر یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ متشابہات خلاف عقل نہیں، لیکن عقل انسانی کی دسترس سے باہر ہیں۔ انسان کو ان پر ایمان لانا چاہئے لیکن ان کی حقیقت کے پیچھے نہیں پڑنا چاہئے۔ پس وہ

لوگ کہتے ہیں، ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں اور اس سے آگے قدم بڑھانا نہیں چاہتے
فرمایا جاتا ہے

(۲) وما یعلم تاویلہ الا اللہ و الراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا۔ وما یذکر الا اولوا الالباب ۔ پ۳ آل عمران ع ۱ ۔

ان (متشابہات) کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ مگر جو علم میں پکے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں، کیونکہ یہ سب کچھ ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور حقیقت یہ ہے کہ (تعلیم حق سے) دانائی حاصل نہیں کرتے مگر وہی جو عقل و بصیرت رکھتے ہیں ۔

دین الہٰی کی حقیقت یہ ہے کہ قانون الہٰی کی پیروی کی جائے۔ اللہ کا قانون کیا ہے؟ ایک میزان عدل ہے جس پر تمام کائنات عالم چل رہا ہے اس قانون کی معرفت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ کائنات ہستی کی گواہی سے۔ کائنات ہستی میں سے گواہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین گواہوں کا انتخاب فرمایا ہے۔ ایک خود اپنی ذات کو دوسرے فرشتے جو اس کے حکم سے آسمان و زمین کا کارخانہ چلا رہے ہیں، تیسرے انسانوں میں سے اہل علم جو علم و بصیرت رکھتے ہیں۔ ظاہر بات ہے گواہی اسی کی معتبر ہو سکتی ہے جو اصل واقعہ سے باخبر اور گواہی کی شرائط کا جامع ہو، اہل علم کی عزت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور فرشتوں کے ساتھ ان کو بھی گواہ بنایا۔
فرمایا جاتا ہے۔

(۳) شہد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو والملائکۃ واولوا العلم قائما بالقسط لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم ۔ پ۳ آل عمران ع ۲

اللہ نے اس بات کی گواہی آشکار کر دی کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر اسی کی ذات یگانہ، عدل کے ساتھ تدبیر و انتظام کرنے والی فرشتے بھی اسی کی گواہی دیتے ہیں اور وہ لوگ

بھی جو اہل علم ہیں۔ ہاں اکوئی معبود نہیں مگر وہی ایک طاقت اور غلبہ اور حکمت والا۔

(۴) انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ اللہ عزیز غفور۔ (پ ۲۲ فاطر ع ۴)

تحقیق اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں تحقیق اللہ غالب ہے بخشنے والا۔

اس آیت سے قبل اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کو بیان فرمایا ہے کہ دیکھو اللہ کس طرح آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس سے مختلف قسم کے پھل، پھول پیدا کرتا ہے، اور دیکھو کہ زمین میں کتنے قسم کے پہاڑ بنائے ہیں کوئی سفید کوئی سرخ کوئی کالا بھجنگ، اور دیکھو! انسانوں اور جانوروں میں بھی کتنے قسم اور رنگ کے ہیں، جو لوگ ان باتوں پر غور و فکر کریں گے، وہ بے شک اللہ کی وحدانیت کو مان لینگے اور اللہ سے ڈریں گے اور اس کا احسان مانیں گے کہ اس نے ہم کو انسان بنایا اگر چاہتا تو گدھا گھوڑا بنا دیتا۔ یا انسان ہی بناتا تو لنگڑا، اندھا وغیرہ بنا دیتا۔ اور ڈر کر خدا کی کتاب قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور خدا کی دی ہوئی دولت میں سے راہ خدا میں خرچ کرتے اور نمازیں قائم کرتے ہیں جو انسان کی دنیاوی اور اخروی سعادت کی ضامن ہیں، لیکن جو عالم نہیں ہے وہ ان باتوں سے جاہل رہے گا، وہ نہ خدا سے ڈریگا اور نہ اعمال صالحہ کریگا اور نہ اخروی سعادت سے فیضیاب ہوگا۔

(۵) قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون انما یتذکر اولوا الالباب پ ۲۳ زمر ع ۱

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہئے کہ کیا علم والے اور جہل والے برابر ہو سکتے ہیں، تحقیق، نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل و بصیرت رکھتے ہیں۔

گروہ انسانی میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور پھر ان تمام باتوں اور افعال قبیحہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو انسانیت اور خدا پرستی سے بعید ہیں، یہ جاہل لوگ ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو خدا کے نیک بندے ہیں جو راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ سجود و قیام میں اپنا وقت گذارتے ہیں۔ آخرت کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں یہ عالم لوگ ہیں۔ کیا عقل انسانی کی رو سے ان دونوں گروہوں کے درجہ برابر ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب اشرف انبیاء احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ آپؐ کہئے۔ عالم اور جاہل دونوں برابر نہیں ہو سکتے کیا اس سے زیادہ ایک عالم کی تعریف ہو سکتی ہے؟

(۶) یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات۔ واللہ بما تعملون خبیر۔ پ۲۸ مجادلہ ۲	اللہ تعالیٰ تم میں سے مومنوں کے اور علماء کے درجے کو بلند کرے گا اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی پوری خبر ہے۔

اس آیت سے قبل اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مجلس کے آداب بتائے۔ یہ مجلس خواہ کسی دنیاوی ضرورت کے لئے ہو یا کسی اپنی مصلحت وعظ و تذکیر کے لئے ہو۔ دونوں جگہ ان آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں یہاں دو حکم بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) جب مسلمان کسی مجلس میں بیٹھیں تو تنگ ہو کر نہ بیٹھیں اور جب سردار یا امیر مجلس بوقت ضرورت کشادہ ہونے کا حکم دے تو مسلمانوں کو اور زیادہ کشادہ ہو جانا چاہیئے۔ اس سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دنیا میں، آخرت میں۔ قبر میں، فہم و عقل میں۔ دائرہ محبت و اخوۃ میں کشادگی عنایت فرمائے گا (۲) جب سردار یا امیر مجلس، مجلس سے جانے کا حکم دے تو مسلمانوں کو چلے جانا چاہیئے یا از خود کام پورا ہونے کے بعد چلے جانا چاہیئے۔ دعوت و عیادت میں بھی جم کر نہیں بیٹھنا چاہیئے کہ

اس سے گھر والوں اور دوسرے آنیوالوں کو تکلیف ہوتی ہے، جو لوگ ایسا کریں گے ان کے حصوصًا ان میں سے اہل علم مومنین کے درجے اللہ تعالٰے بلند کرے گا۔ اس آیت میں اشارۃً اہل مجلس کے مراتب بھی بیان کئے گئے ہیں، کہ اسلامی سوسائٹی میں درجے کی بلندی علم کی وجہ سے ہے مال و دولت کی وجہ سے نہیں۔ یہ چند آیات قرآنی ہیں جو آپ کے سامنے پیش کی گئی ہیں جن میں علم کی فضیلت اور عالم کے درجے بیان کئے گئے ہیں۔ عقلمند کے لئے عبرت اور موعظت کے لئے یہی کافی ہیں۔

علم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا جب سے انسانوں سے آباد ہوئی اسی وقت سے بعثت انبیا کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ دنیا کے ہر ملک اور ہر انسانی گروہ میں کوئی نہ کوئی نبی ضرور بھیجا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر جو انسانی گروہ کی طرف پہلے نبی تھے۔ نبی آخر الزمان اشرف انبیا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تک جو اس سلسلہ کی آخری کڑی تھے بے شمار انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام بھیجے گئے، پہلے بھی کہیں عرض کیا گیا ہے، کہ ان انفاس قدسیہ کے بعثت کی غرض اصلی اپنی اپنی امت کو تعلیم (دین) دینا تھی۔ اس پاک گروہ کے آخری فرد اکمل حبیب خدا اشرف انبیا احمد مجتبٰے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوۃ کی اس بنیادی غایت اور اصلی غرض (تعلیم) پر مہر تصدیق ان الفاظ میں ثبت فرمائی ہے۔

وانما بعثت معلماً۔ دارمی بحوالہ مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۶ میں معلم کی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

ذرا غور تو کیجئے کہ مسئلہ تعلیم انسانی اتنا اہم ہے کہ اس کی تعلیم و تربیت کے لئے ابتدائے آفرینش سے ابتک سوا لاکھ معلم بھیجے گئے اور اس شان کے ساتھ کہ ان پاکباز

اور معصوم "معلمین" کی تعلیم و تربیت خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی، ایک چیز اور قابل لحاظ ہے، ابھی "آدم زاد" پیدا نہیں ہوا ہے، لیکن اس کی تعلیم و تربیت کے لئے معلم کا انتظام و اہتمام پہلے ہی سے فرما لیا گیا ہے۔ یہ نفوس قدسیہ ہر خطۂ زمین اور ہر ملت انسانی میں آفتاب و ماہتاب بن کر نمودار ہوئے اور کسی خطۂ زمین کو اپنی روشنی سے محروم نہیں فرمایا، سب سے آخر میں پورے عالم اور قیامت تک کے لئے حبیب خدا اشرف انبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور علمی کمالات، اور عمل و اخلاق کی پاکیزہ شہ کے ساتھ آئے اور ہر نوع کے اخلاقی، طبعی، ریاضی، عقلی اور الہیاتی علوم کے ساتھ آئے جنہوں نے بنی نوع انسان کی فطری صلاحیتوں کو ابھار کر انہیں سعادت اور خلافت کے بلند مقامات تک پہنچایا۔ جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس اندھیری دنیا میں اُجالا صرف تعلیم سے ہے اگر علم کا آفتاب ان مقدس انبیاء علیہم السلام کے آفاق سے طلوع نہ ہوتا تو دنیا کی فطرتوں میں کبھی چار چاند نہ پیدا ہوتا۔ اور یہ انسانوں کی بھیڑ دھوروں اور ڈنگروں کا گلہ ہو کر رہ جاتی، حبیب خدا اشرف انبیا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ سب سے آخر میں اور قیامت تک کے لئے معلم بنکر تشریف لائے تھے، اس لئے ضروری تھا کہ آپ انسان کے اس اہم اور نبوۃ کے بنیادی مسئلہ کی طرف سب سے زیادہ توجہ فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے اس مسئلہ کی طرف سب سے زیادہ توجہ فرمایا اور اپنے ہزار ہا اقوال مبارکہ میں اور اپنے عمل کے ذریعہ امت کو تعلیم کی اہمیت اور افضلیت کی طرف متوجہ فرمایا۔ یہاں محض لوگوں کی تشویق کے لئے کچھ حدیثیں نقل کر رہا ہوں، میں نے اس سلسلہ میں چالیس حدیثوں کا ایک الگ مجموعہ تیار کیا ہے انشاء اللہ نظر ثانی کے بعد اسے بھی آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ یہ حدیثیں میں نے "کنز العمال" سے منتخب کیا ہے، لیکن ساتھ ہی اس بات کی بھی کوشش کی ہے کہ اگر کوئی حدیث صحاح ستہ میں سے کسی کتاب میں موجود ہے تو اس کا بھی حوالہ

دیا ہے۔ فرصت نہ رہنے سے اس کا التزام نہ ہو سکا کہ ایک نظر تمام حدیثوں پر ڈال لوں کہ وہ کہاں کہاں ہیں۔ اب احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) عن معاویۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی۔ متفق علیہ مشکوٰۃ ص۳۲ بخاری ج۱ ص۱۶ کنز العمال ج۵ ص۲۰۲

ترجمہ:۔ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ (علم دین) عنایت فرماتا ہے۔ میں تقسیم کرنے والا ہوں دینے والا تو حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہے۔

(۲) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ۔ کنز العمال ج۵ ص۲۰۵ مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ ص۳۲

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قوم کے لوگ کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت اور آپس میں تکرار کرتے ہیں تو ان پر سکینت حاصل ہوتی ہے۔ خدا کی رحمت ان پر سایہ کرتی ہے، فرشتے انھیں گھیرے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں اپنے مخصوص اور مقرب بندوں میں شمار کرتا ہے۔

(۳) عن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوا العلم ولو بالصین فان طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم وان الملائکۃ تضع اجنحتھا لطالب العلم رضی بما یطلب۔ کنز العمال ج۵ ص۲۰۲۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو خواہ چین میں جانا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور طالب علم کے لیے

اس کے طلب علم سے خوش ہوکر فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں ۔

(۴) عن ابی امامۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والارضین حتی النملۃ فی جحرھا وحتی الحوت فی البحر لیصلون علی معلم الناس الخیر ۔ کنز العمال ج ۵ ص ۲۵۵ ۔ دارمی بحوالہ مشکوۃ ج ۱ ص ۳۶

ترجمہ :- ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے ، جیسی میری تم میں سے ادنیٰ پر ۔ اور جو شخص لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا ہے اس کے لئے اللہ کے فرشتے اور آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں دریا میں مغفرت کی دعا کرتی ہیں ، اور اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرماتا ہے ۔

(۵) عن معاذؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا العلم فان تعلیمہ للہ حسنۃ وطلبہ عبادۃ ومذاکرتہ تسبیح والبحث عنہ جھاد وتعلیمہ لمن لا یعلمہ صدقۃ وبذلہ لاھلہ قربۃ لانہ معالم الحلال والحرام ومنار سبیل الجنۃ والانیس فی الوحشۃ والصاحب فی الوحدۃ والمحدث فی الخلوۃ والدلیل علی السراء والضراء والسلاح علی الاعداء والزین عند الاخلاء والقرب عند الغرباء ویرفع اللہ بہ اقواما فیجعلھم فی الجنۃ قادۃ ۔

کنز العمال ج ۵ ص ۲۰۸ ۔ المستطرف ج ۱ ص ۱۹

ترجمہ :- حضرت معاذؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، علم حاصل کرو کیونکہ اللہ کے لئے اسکی تعلیم نیکی ہے اور اسکی تلاش خدا کی پرستش ہے اور اس کا ذکر کرنا خدا کی تسبیح کرنا ہے اور ایسے لوگوں کو اس کا سکھانا جو اس کے اہل ہیں عبادت ہے ، اور نہ جاننے والے کو علم سکھانا صدقہ ہے ، علم حلال وحرام میں فرق کرنا سکھاتا ہے اور جنت کے راستہ کا منارہ ہے وحشت میں غمخوار ہے ، تنہائی میں یار وفادار ہے ، اور جہاں کوئی نہ ہو وہاں بات کرنے والا

ہمجولی ہے، خوشی اور غمی میں بہترین رہنما ہے، دشمن کے مقابلہ میں ہتھیار ہے دوستوں کے سامنے ہار اور زیور ہے، مسافروں سے قریب کرنے والا ہے، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ قوم کے درجہ کو بلند کرتا ہے یہاں تک کہ جنت میں بھی انھیں قائد بناتا ہے۔

(۶) عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما وانما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر۔ مشکوٰۃ ص۳۴ وبخاری شریف ص۱۶ ج۱ تعلیقا۔

ترجمہ:۔ ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اس لئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی وراثت دینار اور درہم نہیں ہیں۔ ان کی وراثت تو صرف علم ہے، تو جس نے علم حاصل کیا اس نے حظ وافر حاصل کیا۔

(۷) عن عبد اللہ ابن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین فی مسجدہ فقال کلاھما علی خیر واحدھما افضل من صاحبہ اما ھؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاھم وان شاء منعھم واما ھؤلاء فیتعلمون الفقہ او العلم ویعلمون الجاھل فھم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس فیھم۔ رواہ الدارمی بحوالہ مشکوٰۃ ص۳۶ ج۱۔

ترجمہ:۔ عبد اللہ ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر مسجد نبوی میں دو مجلسوں پر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا دونوں مجلس والے نیک کام میں ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک مجلس والوں کو دوسری مجلس والوں پر فضیلت ہے، اس مجلس والے اللہ سے دعا کرتے اور اسی سے لو لگائے ہوئے ہیں اگر اللہ چاہے تو دے اور چاہے تو نہ دے لیکن اس دوسری مجلس والے تو یہ لوگ علم حاصل کرتے اور ان میں جو نہیں جانتے انھیں علم سکھاتے ہیں، یہی لوگ افضل ہیں اور فرمایا کہ میں بھی تو معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں، اور آپؐ انھیں آخری مجلس والوں میں تشریف رکھے۔

(۸) عن الحسن مرسلاً قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاءہ الموت وھو یطلب العلم لیحیی بہ الاسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ ۔ رواہ الدارمی بحوالہ مشکوٰۃ ص۳۶ .

ترجمہ :- حضرت حسن سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ اسلام کو زندہ کرنے کے لئے علم حاصل کر رہا ہو تو جنت میں وہ انبیاء علیہم السلام سے صرف ایک درجہ نیچے ہوگا ۔

(۹) عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ ۔ مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ ص۳۲ ج۱

ترجمہ :- ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے ، مگر تین چیزیں ایسی ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا اور اس کا ثواب مرنیوالے کو ملتا رہتا ہے ۔ ایک صدقہ جاریہ ۔ دوسرے علم جس سے اس کے مرنے کے بعد لوگوں کو فائدہ پہنچے ۔ تیسرے نیک اولاد جو اس کے حق میں دعائے خیر کرے ۔

(۱۰) عن انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون من اجود جودا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اللہ اجود جودا ۔ ثم انا اجود بنی آدم واجودھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیامۃ امیرا وحدہ او قال امۃ واحدۃ ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۳۷

ترجمہ :- انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ تم جانتے ہو تمام سخیوں کا سخی کون ہے ۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ اللہ ہے ۔ پھر تمام بنی آدم میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے بعد

لوگوں میں بڑا سخی وہ ہے جس نے علم حاصل کیا اور پھر اسے خوب پھیلا. تو قیامت کے تنہا امیر ہوگا۔

بس اس وقت انھیں دس حدیثوں پر اکتفا کرتا ہوں کہ اس مجالہ میں اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے، اور وقت بھی بہت تنگ ہے۔

علم اور انسان

نوع انسانی کے ارتقاء کا دار و مدار تعلیم پر ہے. یہ ایک ایسا متفقہ اور مسلہ ہے جس میں اختلاف یا شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے. دنیا کی کوئی قوم اس مسئلہ کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتی. آج مغرب کا مشرق پر تفوق محض تعلیم کا رہین منت ہے، دنیا کی تمام حکومتوں کی کوشش آج یہ ہے کہ ہماری حدود میں کوئی جاہل نہ رہنے پائے اور ہر شخص زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ ہو۔ ان حکومتوں کے سالانہ بجٹ اٹھاکر دیکھئے، دفاع کے بعد سب سے رقم تعلیم پر خرچ ہوتی ہے، بلکہ بعض حکومتوں کے یہاں اولیت علم کو حاصل ہے. دنیا کے "بڑے بڑے" انسانوں نے ہمیشہ علم کی اہمیت کو محسوس کیا ہے اور اپنے اقوال میں اس اہمیت کو اپنی قوم کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے میں ان اقوال کو مختصراً آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

۱۔ علم عمل کو آواز دیتا ہے پس اگر وہ جواب دے تو ٹھہر جاتا ہے، ورنہ کوچ کر جاتا ہے (ارشاد نبویؐ)

۲۔ علم پیغمبروں کی میراث ہے اور مال کفار فرعون وقارون وغیرہ کی (ابوبکرؓ)

۳۔ علم کے سبب کسی نے خدائی کا دعوی نہیں کیا بخلاف مال کے (ابوبکرؓ)

۴۔ طالب دنیا کو علم پڑھانا راہزن کے ہاتھ تلوار فروخت کرنا ہے. (عمرؓ)

۵۔ علماء اس لئے غریب وبیکس ہیں کہ جاہل لوگ زیادہ ہیں جو انکی قدر نہیں سمجھتے (حضرت علیؓ)

۶۔ علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔ (علیؓ)

۷۔ علماء کی سیاہی کا پلہ شہیدوں کے خون سے زیادہ بھاری ہے (مجددؒ)

۸۔ عالم سے ایک گھنٹہ گفتگو دس برس کے مطالعہ سے زیادہ مفید ہوتی ہے (بطلیموس)

۹۔ کوئی قوم جو علم اسلحہ سے بے بہرہ ہے کبھی اقبال مندی کا منہ نہیں دیکھ سکتی (بیکن)

۱۰۔ اگر علماء خدا کے دوست نہیں تو عالم بھر میں کوئی خدا کا دوست نہیں (سید احمد کبیرؒ)

۱۱۔ علم عالم کی وہ آنکھ ہے جس سے وہ برائی اور بھلائی میں تمیز کر سکتا ہے۔

۱۲۔ اچھی کتاب سے بہتر کوئی ہم نشین و رفیق نہیں۔

۱۳۔ علم روح کو غنی کرتا ہے اور مال جسم کو۔ جس نے علم حاصل نہیں کیا اس نے روح کو مفلس بنا دیا۔

۱۴۔ شجر علم کا ثمر اولین حلم و حسن اخلاق ہے۔

۱۵۔ انسان وہ ہے جو عقلی، اخلاقی، جسمانی، روحانی اور علمی تمام برکتوں سے بہرہ یاب ہو

۱۶۔ شک و شبہ اور تذبذب کی گنجائش جہالت کی تاریکی میں ہوا کرتی ہے اور جہاں علم کی روشنی نمودار ہوتی ہے وہاں جو چیز جیسی ہو ویسی نظر آجاتی ہے۔

۱۷۔ علم کا شوق اپنا راستہ خود نکالتا جاتا ہے اور بعد میں کسی رہبر استاد کی ضرورت نہیں رہتی ہے

شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست ؎ سیل بے رہبر بدریا می رساند خویش را

۱۸۔ دنیا میں تمام چیزوں کی ایک حد ایک مقدار اور ایک شمار ہے، سوائے علم کے کہ یہ بلا حد بے مقدار بے شمار غیر مختتم ہے۔

۱۹۔ علم ایک طاقت ہے۔ ایک عالم میں ایک لاکھ جاہلوں کے برابر طاقت ہوتی ہے۔

۲۰۔ علم ایک ایسا پودا ہے جسے دل و دماغ کی سرزمین میں لگانے سے عقل کے پھل لگتے ہیں

۲۱۔ ہر ایک خیرات کردہ چیز کا اثر اس کی موجودگی تک رہتا ہے، لیکن علم کا فیض ابدالآباد ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے قصص الاولین مواعظ الآخرین۔
اگلوں کے قصے پچھلوں کے وعظ۔

۲۲۔ گنج علم اور گنج زر میں یہی تو فرق ہے کہ یہ دولت لازوال ہے اور مصیبت اور پیری میں یار غمگسار۔ تفریح طبع کا مشغلہ۔ لیکن گنج زر کو ہر وقت خطرہ ہے اور واخر ایام اپنی جدائی کا داغ دینے والا اور پشیمانی بخشنے والا۔

۲۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے، جس نے مجھے ایک حرف کی بھی تعلیم دی ہے اس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا اور اگر چاہے تو مجھے بیچ سکتا ہے۔

۲۴۔ امام شافعیؒ کا قول ہے، علم نفل نمازوں سے بہتر ہے۔

۲۵۔ ستارے آسمان کی زینت ہیں اور تعلیم یافتہ انسان زمین کا زیور ہے۔

۲۶۔ عارف شیراز فرماتے ہیں ؎

پئے علم چوں شمع باید گداخت ؛ کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

علم کے واسطے شمع کی طرح جلنا اور پگھلنا چاہئے کیونکہ بغیر علم کے خدا کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔

۲۷۔ جہاں سورج چڑھتا ہے وہاں رات بھی ضرور ہوتی ہے مگر جہاں علم کی روشنی ہو وہاں جہالت کا اندھیرا کبھی نہیں آسکتا۔

۲۸۔ علم خواہ کتنا بھی حاصل ہو جائے لیکن ہمیشہ اس کو تھوڑا خیال کرو۔ ہمہ دانی کا دعوی چھوڑ دو اور ہیچمدانی کی عاجزی اختیار کرو، کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

(۱) آنکس کہ نداند و نداند کہ نداند ؛ در جہل مرکب ابدالدہر بماند

جو شخص نہیں جانتا اور نہیں سمجھتا کہ وہ نہیں جانتا ہے وہ ہمیشہ جہل مرکب میں مبتلا رہیگا

(۲) آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند ؛ پایاں ہم خرک لنگ بمنزل برساند

جو شخص جانتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ جانتا ہے وہ بھی اپنے لنگڑے گدھے کو منزل تک پہنچا لیتا ہے۔

(۳) آنکس کہ بداند وبداند کہ نداند ٭ اسپ طرب خویش با فلاک رساند

جو شخص جانتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ اپنے اسپ شادمانی کو آسمان تک پہنچا لیتا ہے۔

۲۹۔ خالد بن احمد حاکم بخارا نے حضرت امام بخاری سے کہا کہ میرے بیٹوں کو میرے گھر پر آکر علم حدیث پڑھا جایا کرو۔ آپ نے فرمایا۔ انھیں مدرسہ میں بھیجدیا کرو میں گھر پر آکر پڑھانے سے علم کی تحقیر نہیں کرنا چاہتا۔ اس پر حاکم نے کہا اچھا جس وقت میرے بیٹے سبق پڑھیں اس وقت اور کوئی طالب علم مدرسہ میں نہ ہو۔ میں پیشہ ور عوام کے ساتھ اپنے لڑکوں کو بٹھا کر اپنی تحقیر کرنا نہیں چاہتا۔ امام صاحب نے فرمایا کہ علم۔ خاص کر علم حدیث میراث رسول کریمؐ ہے اس کی اشاعت میں کوئی تخصیص کرنا نہیں چاہتا۔ حاکم نے ناراض ہو کر آپ کو شہر بدر کر دیا۔ لیکن آپ نے علم کی توہین برداشت نہ کیا۔

۳۰۔ عبداللہ ابن مسعودؓ کا قول ہے کہ دو آدمی کبھی آسودہ نہیں ہو سکتے۔ طالب علم اور طالب دنیا۔ لیکن دونوں میں بڑا فرق ہے۔ طالب علم خدا کی خوشنودی حاصل کرتا ہے اور طالب دنیا تمرد وسرکشی۔

۳۱۔ عالم امّت کے طبیب ہیں اور دنیا مرض ہے، جب طبیب خود مرض میں مبتلا ہو تو دوسروں کو کیسے اچھا کر سکتا ہے۔

۳۲۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

شکوت الی وکیع سوء حفظی ٭ فارشدنی الی ترک المعاصی

فان العلم فضل من الہ ٭ وفضل اللہ لا یعطی لعاصی

میں نے وکیع سے اپنے سوء حفظ کی شکایت کی تو انہوں نے مجھے ترک معاصی کا حکم

دیا۔ اس لئے کہ علم خدا کا فضل ہے اور خدا کا فضل گنا ہگاروں کو نہیں ملتا۔

۳۳۔ جاہل کی مثال اس یتیم کی سی ہے جس کا کوئی پرسان حال نہیں۔

لیس الیتیم الذی قد مات والدہ ۔ ان الیتیم یتیم العلم والادب

یتیم وہ نہیں جس کے والد کا انتقال ہو گیا۔ حقیقت میں یتیم وہ ہے جو علم و ادب سے خالی ہو۔

۳۴۔ عالم طبلہ عطار ہے۔ خاموش اور ہنر نما۔ جاہل طبل غازی ہے۔ بلند بانگ اندر خالی۔

۳۵۔ تین چیز تین چیز کے بغیر قائم نہیں رہتی۔ علم بے بحث۔ مال بے تجارت، ملک بے سیاست

۳۶۔ علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی سود مند ہے۔ بغیر علم کے بہت زیادہ عمل بھی بیکار ہے۔

۳۷۔ عالم و عابد دونوں بزرگ ہیں لیکن عالم اپنے ساتھ دوسروں کو بھی منزل مقصود تک پہنچاتا ہے اور برخلاف اس کے عابد کو اپنی کامیابی کی دھن لگی رہتی ہے۔

۳۸۔ جو شخص علمی مذاق نہیں رکھتا اس کے سامنے علمی باتیں کرنا اسے اذیت پہنچانا ہے۔

۳۹۔ دولت پر علم کو ترجیح حاصل ہے کیونکہ علم سے دولت حاصل ہو سکتی ہے مگر دولت سے علم حاصل نہیں ہو سکتا۔

۴۰۔ کسی ایرانی شاعر کا مقولہ ہے۔ توانا بود ہر کہ دانا بود۔ جو عالم ہوتا ہے وہی طاقت ور ہوتا ہے۔

۴۱۔ لارڈ مکالے کا قول ہے کہ اگر روئے زمین کی بادشاہت مجھے دے دی جائے اور میرا کتب خانہ مجھ سے لیا جائے تو میں اس پر ہرگز رضامند نہ ہو سکوں گا۔

علم اور کسب معاش

ہم دینی تعلیم کے فضائل بتا کر مسلمانوں کو حصول تعلیم کی طرف متوجہ کرتے ہیں تو عام طور پر اس کا جواب یہ ملتا ہے کہ دینی تعلیم کے حصول کے بعد کھائیں گے کیا؟ مکتب کی ملازمت یا مسجد کی امامت کے سوا اس میں

رکھا ہی کیا ہے ؟ انتہائی افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ آج کل مسلمان قرآن وحدیث کی تعلیم کا مذاق اڑاتے ہوئے بھی نہیں جھینپتے - حالانکہ یہی قرآن تھا جس کو وہ دریتیم بے سروسامانی میں ہاتھ میں لیکر جہاں بھر میں اسلام پھیلائے اور سارے عالم کے حکمران بنے ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی ؛ عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

اسلامی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اسلامی حکومتوں کے دور میں علمائے امت کی کتنی شان و شوکت تھی. حکومت کے اعلیٰ مناصب پر علماء فائز تھے. وزارت عظمیٰ کا قلمدان تک علماء کے لئے مخصوص تھا. آج کل علم دین کا صحیح مقام مسلمانوں کے دماغوں سے اوجھل ہوگیا ہے. اس لئے ہم آپ کے روبرو چند علمائے امت کے واقعات قلمبند کرتے ہیں. جس سے آپکو بخوبی معلوم ہوگا کہ علم دین کے سیکھنے والوں کو دنیا میں کیا مقام ملا اور انھیں کسب معاش کے کتنے اعلیٰ ذرائع حاصل تھے کہ جس سے خود بھی مستفید ہوتے ہوئے اوروں کو تک مستفیض کرتے تھے۔

تجارت

تجارت مسلمانوں کا مقدس پیشہ ہے یہ بات مسلم ہے کہ سارے مسلمانوں میں افضل صحابہ کرام تھے اور صحابہ میں مہاجرین کو فضیلت تھی اور مہاجرین میں قریش کا مرتبہ بڑھا ہوا تھا، قریش کا خاص پیشہ تجارت تھا، علمائے سلف میں جن بزرگوں نے معاش قوت بازو سے حاصل کی ان کا رجحان خاطر اکثر تجارت کی طرف رہا ہے، چنانچہ ہم ذیل میں ایک جدول کے ذریعہ ان علماء کے نام نامی مع اس مال کے جس کو وہ تجارت فرماتے تھے عرض کرتے ہیں.

نمبر	اسمائے علماء	مال تجارت	کیفیت
۱	حضرت سالم ابن عبداللہ		بازار میں لین دین کیا کرتے تھے (تذ۔ جلد ا
۲	ابو صالح سمان	روغن زیتون روغن زرد	(تذ جلد ا صفحہ ۸۷)
۳	امام یونس ابن عبید	ریشمی پارچہ	(تذ۔ جلد ا صفحہ ۱۳۰)
۴	داؤد ابن ابی ہند	ریشمی پارچہ	(تذ۔ جلد ا۔ صفحہ ۱۳۱)
۵	امام ابو حنیفہ رح	ریشمی پارچہ	امام ممدوح کی صدر دوکان کوفے میں تھی اور ان کے ایجنٹ جابجا ملک میں پھیلے ہوئے تھے جو مال خرید کر صدر کو بھیجتے تھے تذ جلد ا ص ۱۵۱
۶	حضرۃ عبداللہ ابن مبارک		امام ذہبی انکا ذکر یوں شروع کرتے ہیں الامام التاجر السفار دوسرے موقعہ پر فرماتے ہیں. انفق عمرہ حاجاً و تاجراً (تذ۔ جلد ا ص ۲۵)
۷	وثیمہ	پارچہ ریشمی	(ابن جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)
۸	حافظ الحدیث غندر بصری	چادر اور سوتی پارچہ	(تذ۔ جلد ا صفحہ ۲۷۵)
۹	عبدالرزاق حمیری		امام ذہبی فرماتے ہیں رحل تجارۃ الی الشام (تذ جلد ا صفحہ ۳۳۴)
۱۰	امام القراء حمزہ زیات	زیتون و پنیر اور اخروٹ	کوفے سے روغن حلوان کو لیجاتے وہاں سے پنیر اور اخروٹ لاکر کوفے میں بیچتے. (ابن۔ جلد ا صفحہ ۱۶۷)
۱۱	حافظ الحدیث فضل کوفی		(تذ۔ جلد ا صفحہ ۳۴۱)
۱۲	حسن بن ربیع کوفی استاد امام بخاری	بورئے	اسی تجارت کی وجہ سے انکا لقب بواری ہے (تذ۔ جلد ۲ ص ۴۷)

نمبر	اسمائے علماء	مال تجارت	کیفیت
۱۳	امام ابوالحسن نیشاپوری		تذ۔ جلد ۳ صفحہ ۱۰۱
۱۴	ہشام دستوائی	پارچہ	دستوا اہواز (عراق عرب) کا ایک پرگنہ تھا وہاں سے کپڑا لاکر فروخت فرماتے تھے اسی لئے دستوائی لقب پڑ گیا (تذ۔ جلد ا صفحہ ۱۴۷)
۱۵	احمد ابن خالد قرطبی	جبہ فروش	(تذ جلد ۳ صفحہ ۳۶)
۱۶	امام ابن جوزی	تانبا	ان کے گھرانے میں تانبے کی تجارت ہوتی تھی آپ کبھی کبھی اپنے نام کے آگے صفار (ٹھٹھرا) لکھدیتے (تذ۔ جلد۴ صفحہ ۱۳۷)
۱۷	حافظ الحدیث ابن رومیہ	ادویہ	اسی تجارت کے سبب سے انکا لقب عشاب ہوگیا تھا علم نباتات اپنے زمانے میں بینظیر تھے (تذ۔ جلد۴ صفحہ ۲۱۷)
۱۸	ابویعقوب لغوی	چوبی لٹھا	(ابن۔ ج ا۔ صفحہ ۳۱۵)
۱۹	محمد ابن سلیمان	گھوڑے	(تذ۔ ج ۳ صفحہ ۱۰۸)

حرفت جن علمائے سلف نے اپنی معاش حرفت کے ذریعہ حاصل کی ان کے نام یہ ہیں۔

نمبر	اسمائے علماء	نام حرفت	کیفیت
۱	ابوالفضل مہندس دمشقی طبیب مشہور	نجاری	اس فن میں وہ بہت ماہر تھے اور اکثر کام انکے پاس آتے تھے بیمارستان کبیر شاہی شفاخانہ کے اکثر دروازے ان کے ہاتھ کے بنے تھے۔ جامع مسجد دمشق کی گھڑیاں انہوں نے درست کی تھیں اور

نمبر	اسمائے علماء	نام حرفت	کیفیت
			انکی نگرانی کے متعلق انکو تنخواہ ملتی تھی۔ (عیون۔ جلد ۲ صفحہ ۱۹۱)
۲	ابن طاہر	کتابت	صحیحین اور ابوداؤد سات سات بار اور سنن ابن ماجہ دس بار اجرت پر لکھی۔ (تذ۔ جلد ۴ ص ۴۰)
۳	امام ابوالولید باجی	تارد بکنا	(تذ جلد ۳ صفحہ ۳۷۱)
۴	ابوسعید نحوی	کتابت	دس ورق روزانہ لکھتے تھے یہ تمام کرکے عدالت قضا میں اجلاس کرتے انھیں اوراق کی اجرت پر بسر اوقات تھی (نزہت صفحہ ۳۸۱)
۵	امام ابن الخاضبہ	کتابت	(تذ۔ جلد ۴۔ صفحہ ۲۴)
۶	ابن الہیثم طبیب نامور	کتابت	تین کتابیں سال بھر میں لکھتے مجسطی متوسطات اور اقلیدس۔ ان کی قیمت ڈیڑھ سو اشرفی لیتے اور انھیں روپیوں پر بسر کرتے۔ (عیون جلد ۲ صفحہ ۹۱)

ملازمت: علمائے سلف نے علمی شان کو قائم رکھ کر اعلیٰ سے اعلیٰ دنیاوی عہدے حاصل کئے اور ان کے فرائض قابل ستائش طریقے سے انجام دئے ہیں ہم ذیل میں چند ان علماء کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں، جو عہدۂ جلیلہ وزارت تک ترقی کرکے پہنچے۔ اس سے قیاس ہوسکتا ہے کہ اس سے کم درجہ کے عہدے بھی ان کی ذات سے ممتاز رہے ہوں گے۔

نمبر	اسمائے علماء	کس بادشاہ کے وزیر تھے	کیفیت
۱	امام ابوالفضل ابن خزابہ بغدادی	ملک کافور والئ مصر	امام دارقطنی نے ان سے روایت کی ہے، اور حافظ شامی انکی نسبت فرماتے ہیں. کان من الحفاظ الثقاۃ ویروی فی حالت الوزارۃ۔ تذ جلد۲ صفحہ ۲۲۶/۲۲۷
۲	قاضی علامہ ابن نظیر		(تذ۔ جلد۳ صفحہ ۲۶۳)
۳	امام ابن حزم	خلیفہ مستظہر باللہ	(تذ جلد۳ صفحہ ۳۲۴)
۴	امام لغت و نحو الخلیلی	مکتفی باللہ خلیفہ اندلس	(ابن۔ جلد۱۔ صفحہ ۱۲)
۵	کمال الدین فقیہ شافعی	نورالدین زنگی والی شام و مصر	قاضی ابن خلکان انکی نسبت کہتے ہیں کان عظیم الریاسۃ خبیرا بتدبیر الملک (ابن۔ جلد۱۔ صفحہ ۴۷۲)
۶	مولانا تاج الدین ابراہیم پاشا رئیس الوزراء	سلطان بایزید یلدرم	(شق۔ ج ۱۔ صفحہ ۲۳۱)

تلاش سے اور بھی مثالیں مل سکتی ہیں، مگر نمونے کے لئے شاید اسی قدر کافی ہونگی. کم درجے کے ملازمتیں اختیار کرنے سے بھی علماء کو احتراز نہیں رہا ہے. چنانچہ لکھا ہے کہ قبیصہ خلیفہ عبدالملک کے مہردار تھے (تذ۔ ج ۱ صفحہ ۵۲) امام اسمٰعیل جو امام اوزاعی کے استاد ہیں خلیفہ منصور کے توشہ خانے (خزانۃ الثیاب) کے داروغہ۔ (تذ ۱ جلد صفحہ ۲۲) اسی سلسلے میں ہم کچھ نظیریں ان علما کی پیش کرنا چاہتے ہیں جو وقتاً فوقتاً ایک دربار کی جانب سے دوسرے دربار کو بطور سفیر تشریف لے گئے سب سے زیادہ قابل غور امام شعبی اور شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی کی مثالیں ہیں اول الذکر میں امر لائق لحاظ ہے کہ جس دربار کو سفارت کیلئے گئے وہ غیر مسلم دربار تھا. اور دوسرے میں

وہ تفرد و تجرید قابل ملاحظہ ہے۔ جو سر گروہ سلسلہ سہروردیہ کو دنیاوی تعلقات اور علائق سے تھی۔ یہ مثالیں بین ثبوت اس امر کا ہیں کہ علمائے کرام کو ہر حال میں مسلمانوں کے مصالح دینی کے ساتھ دنیاوی مصلحتوں پر نظر رہی ہے۔

نمبر	اسمائے علماء	کس دربار کیجانب سے سفیر ہوئے	کس دربار میں گئے	کیفیت
۱	امام شعبی	خلیفہ عبدالملک اموی	قیصر روم	قیصر کے دل پر ان کی دانشمندی کا بہت اثر ہوا اس نے خلیفہ کو لکھا کہ مجھے تعجب ہے کہ ایسے شخص کے ہوتے مسلمانوں نے کیوں دوسرے شخص کو خلیفہ بنایا، جب واپس آنے پر خلیفہ نے یہ فقرہ امام شعبی کو سنایا تو آپ نے کہا اور کیا خوب کہا کہ قیصر نے مجھکو تو دیکھا مگر آپکو نہیں دیکھا آپ کو دیکھ لیتا تو ایسا نہ کہتا۔ (تذج ۱ صفحہ ۷۴)
۲	شیخ الشیوخ حضرۃ شہاب الدین سہروردی	دیوان عزیز یعنی دربار بغداد	دربار اربل	ابن جلد ۱ صفحہ ۴۵۱
۳	حافظ ابن ماکولا	دیوان عزیز	طغاخان والی سمرقند	تذ جلد ۴ ص ۵
۴	امام ابو المحاسن قرشی	دیوان عزیز	نور الدین زنگی	اس وقت انکی عمر تیس برس کی تھی۔ (تذ جلد ۴ صفحہ ۱۸۵)

نمبر	اسمائے علماء	کس دربار کیجانب سے سفیر ہوئے	کس دربار میں گئے	کیفیت
۵	امام یعقوب شیرازی	دیوان عزیز	متعدد دربار	تذ جلد ۴ صفحہ ۱۵۰
۶	محمد ابن سلامہ قضاعی	دربار مصر	دربار روم	حمیدی نے ان سے روایت کی ہے (ابن جلد ا صفحہ ۴۶۲)
۷	کمال الدین فقیہ شافعی	خلیفہ مقتفی باللہ	قرع ارسلان والی روم	(ابن۔ جلد ا صفحہ ۴۷۲)
۸	علامہ قوشجی شارح تجرید	مرزا الغ بیگ والی سمرقند	سلطان محمد خان فاتح	ان دونوں سلطنتوں میں نزاع تھا اسی لئے یہ بھیجے گئے تھے ان کی حسن سعی سے صلح ہو گئی۔ (شق جلد ا صفحہ ۱۷۷)

تمول:۔ اہل کمال کے لئے مالدار ہونا ان کی خوبی میں داخل نہیں اور نہ اس کے عدم یا وجود سے ان کی عظمت کم یا زیادہ ہو سکتی ہے بایں ہمہ متمول ہونا اور باکمال ہونا یہ دونوں صفتیں باہم منافی بھی نہیں، حالات خاص نے اس کا مخالف پہلو ذہنوں میں راسخ کر دیا ہے اور اس پہلو کے ذہن نشین ہونے سے بجائے نفع کے قوم کو نقصان پہنچا ہے ہم اس غلطی کو رفع کرنے کے لئے مختصر واقعات ایسے عرض کرنے کے درپے ہیں۔ جو علمائے دین اور ائمہ مذہب کے تمول کا ثبوت دیں ان میں سے بعض واقعات یہ بھی دکھلائیں گے کہ جو دولت سرمایہ غفلت تصور کی گئی ہے، وہی نیک اور لائق ہاتھوں میں پہنچکر کیسی خیر و برکت کا باعث ہو سکتی ہے۔ امام لیث مصری کی سالانہ آمدنی اسی ہزار اشرفیاں تھیں (آٹھ لاکھ روپیے)

مگر کبھی ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ سال گذرنے سے پہلے کل آمدنی نیک کاموں میں صرف کر دیتے تھے۔ (الرحمۃ الغیثیہ صفحہ ۲)

امام وشیخ بغداد جو دارقطنی کے استاد ہیں ان کی سرکار سے مکہ مکرمہ عراق اور سجستان کے علمائے حدیث کے وظائف مقرر تھے مکہ مکرمہ میں ایک مکان جس کا نام دار العباس تھا انہوں نے تیس ہزار اشرفی کو خریدا تھا۔ جب انہوں نے وفات پائی تو معز الدولہ نے تین لاکھ اشرفیاں ان کے ترکے میں سے لے لیں۔ (تذ ج ۳ صفحہ ۹۸)

امام ابوالہیثم کی نسبت لکھا ہے کہ بہت مالدار تھے تین یا چار دفعہ انہوں نے اپنے ہموزن چاندی خیرات کی تھی (تذ ج ا صفحہ ۲۳۶)

حافظ ابن العربی کے تمول اور فیاضی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اشبیلہ (واقع اندلس) کی شہر پناہ انہوں نے اپنے جیب خاص سے تعمیر کرائی تھی۔

(تذ جلد ۴ صفحہ ۹۱)

حافظ رئیس ابن ابی ذہل ہروی کی سالانہ آمدنی اتنی تھی کہ عشر کی بابت ایک ہزار خروار غلے کے سال بہ سال ان کی سرکار میں آتی تھیں۔ امام ذہبی انکی نسبت فرماتے ہیں کان کثیر الاموال (تذ جلد ۳ صفحہ ۲۱۳)

"قاضی عیاض صاحب مشارق الانوار کو اپنے عہد میں اس قدر رفعت اور ریاست حاصل تھی کہ کبھی کسی کو ان کے شہر میں نصیب نہیں ہوئی۔ امام موصوف فرماتے ہیں کہ جس قدر انکی رفعت بڑھی اسی قدر انکی تواضع اور خوف الٰہی میں ترقی ہوتی گئی۔ تذ ۴۔ صفحہ ۱۰۰

شیخ ابوحامد اسفرائنی کی نسبت ابن خلکان اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں۔ انتہت الیہ ریاسۃ الدنیا والدین ببغداد (ابن ج ا ص ۱۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ تعاونوا علی البر والتقوی. پ ۶ ع ۱

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو

تعمیر دار الاقامہ

اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ ہر مسلمان کی زندگی کا واحد نصب العین اس مذہب کی حفاظت اور اشاعت ہے تاکہ امن و سلامتی کی متلاشی دنیا، امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے، اور اس کا واحد ذریعہ "دینی عربی مدارس" ہیں۔ "جامعہ محمدیہ عربیہ مرائیدرگ" انتیس سال سے اسی نصب العین پر گامزن ہے۔ دینی تعلیم حاصل کرنے والے، جن کے لئے پرندے، فضاؤں میں، مچھلیاں دریاؤں میں، چیونٹیاں بلوں میں، فرشتے آسمانوں میں، خدا کی کل مخلوق زمینوں میں، دعائیں کرتی ہیں، اور جب ایک طالب علم، اپنا ملک، اپنا گھر، اپنے ماں باپ، بھائی بہن اور سارے رشتے ناتے کو چھوڑ کر کل کائنات سے منہ موڑ کر صرف خدا کے لئے دین پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے چلتا ہے تو فرشتے اپنے مقدس پروں کو اس کے قدموں کے نیچے بچھا دیتے ہیں، اسی مقدس جماعت سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں کی تعداد میں ہر سال جامعہ میں داخل ہوتے ہیں ان کے رہنے کے لئے عمدہ، کشادہ، ہوادار صحت مند مکان کی ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کا نام "تعمیر دار الاقامہ" ہے۔ اس ضرورت پر بیس ہزار کے خرچ کا تخمینہ ہے۔ یہ کسی ایک آدمی کے بس کی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اگرچہ مسلمانوں میں خدا کے فضل سے ایک نہیں بہت سے اہل ثروت ایسے ہیں جو تنہا ایک نہیں کئی دار الاقامہ تعمیر کر سکتے ہیں۔ گذشتہ سال اس ضرورت کا اعلان

کرکے عام مسلمانوں سے اعانت کی اپیل کی گئی تھی۔ اس اپیل پر کچھ اللہ کے مخلص نے جن کے دلوں میں دین کی سچی محبت اور دینی تعلیم کا احترام اور طالبان دین کے آسائش کا خیال تھا انہوں نے اس مد میں اپنی گرانقدر امداد عنایت فرمائی ہے ہم ان تمام ہمدرد، اور ملت کے بہی خواہوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے جان و مال، عمر و اقبال میں ترقی و زیادتی عنایت فرمائے اور اپنی رضامندی کی ... سے انہیں دونوں جہاں میں الامال فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مسلمانو! خوب یاد رکھو، جس طرح تعلیم دین کے ذرائع اور اسباب کی فراہمی آپ کا ضروری فریضہ ہے اسی طرح طالبان دین کے لئے تعمیر دارالاقامہ بھی اہم ہے اور جس طرح اللہ کا دین اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیمات دنیا بھر کیلئے عام ہیں۔ کسی ملک، کسی مقام، کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں اسی طرح اس کے اسباب و ذرائع کی فراہمی عام اور دنیا میں جہاں جہاں مسلما بستے ہیں اللہ کا دین اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن اور پاک تعلیمات کی روشنی کا سب ان تمام پر فرض اور ضروری ہے۔ اس لئے ہر دردمند ملت مسلمان سے خواہ وہ کہیں اور کسی صوبے کا رہنے والا ہو، ہماری اپیل ہے کہ وہ اس اہم اور نیک کام میں ہماری امداد اور دستگیری فرما کر ہماری مشکلات کو آسان کریں اور اپنا دینی فرض انجام دے کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں۔

عمارتی سامان۔ زمین۔ پتھر۔ گارڈر خرید لئے گئے ہیں۔ ہمارا خیال جلد سے جلد کام کرنے کا ہے، لیکن بعض رکاوٹیں ایسی حائل ہوگئیں کہ اب تک کام شروع نہ ہو سکا۔ انشاء اللہ تعالیٰ شوال ۱۳۷۴ھ سے کام شروع ہو جائے گا۔ تعمیر دارالاقامہ فنڈ میں آمد و خرچ کا گوشوارہ سالانہ روئداد میں ملاحظہ فرمایئے۔ وما علینا الا البلاغ

ترسیل زر کا پتہ:۔ مہتمم جامعہ محمدیہ شریفیہ رائے ونڈ



HOSTEL OF JAMIA MOHAMEDIA ARABIA, RAYADRUG.

اسے ضرور پڑھئے

وہ آئیں ہمارے گھر خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

رائیدرگ ایک تاریخی مقام ہے، جہاں زمانہ قدیم کے سنگتراشی کے عجیب وغریب نمونے اور حیرت انگیز آثار قدیمہ موجود ہیں۔ یہ علاقہ بظاہر مادی پیداوار سے خالی، اور ایک پہاڑی بنجر ملک ہے، لیکن قدرت نے اس میں بہت سی خوبیاں رکھی ہیں، سطح سمندر سے اٹھارہ سو پچاس ۱۸۵۰ فٹ اوپر ہونے کی وجہ سے یہاں کی آب وہوا میں خوشگوار اعتدال پیدا ہوگیا ہے اور سال بھر میں موسم بہار کا لطف رہتا ہے اس مقام کی قدامت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ سلطنت بیجاپور کے عہد میں بھی رائے درگ ایک تحصیل کا صدر مقام ہونیکی حیثیت سے موجود تھا۔

محبان کتاب وسنت سے التماس ہے کہ وہ سیزن ٹکٹ میں رائیدرگ ضرور تشریف لائیں اور جامعہ کا معائنہ فرماکر ہماری ہمت افزائی فرمائیں۔

جامعہ میں داخلہ چاہنے والے طلبہ سکرٹری جامعہ سے خط وکتابت کے ذریعہ اجازت حاصل کریں۔

جدید **داخلہ** ۱۵ ر شوال ۱۳۷۴ھ سے شروع ہوگا۔

نوٹ:۔ ہمدردان جامعہ! اپنے پرانے خادم جامعہ محمدیہ کو اپنی نیک دعاؤں اور اپنے صدقات وخیرات کے اوقات میں یاد رکھیں۔

جامعہ محمدیہ عربیہ کی چند خصوصیات

۱ - دنیا میں خالص توحید کی روشنی پھیلانے والا

۲ - محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیمات (احادیث) کی اشاعت کرنے والا.

۳ - اسلام کو اسوۂ نبوی کی روشنی اور اصلی رنگ میں پیش کرنے والا.

۴ - علوم عربیہ کی اشاعت اور مسلمانوں کو اسکی طرف مائل کرنے والا.

۵ - قرآنی تعلیمات کو عام کرنے والا اور فہم قرآن میں مسلمانوں کی مدد کرنے والا

۶ - اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی کلچر کی ہر ممکن ذریعہ سے حفاظت کرنے والا.

۷ - دور دراز شہروں اور دیہاتوں میں عوام الناس تک اسلام کی آواز پھیلانے والا.

۸ - قوم کے یتیم ولاوارث اور غریب بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام کرنے والا.

۹ - تبلیغ و اشاعت اور عظیم الشان اجلاسات کے ذریعہ مسلمانوں میں صحیح قومیت کا احساس پیدا کرنے والا.

۱۰ - ایک روپیہ سرمایہ سے کام کی ابتدا کرنے والا.

۱۱ - مسلمانوں کو اتفاق واتحاد کی دعوت دینے والا.

۱۲ - قریوں اور مناسب جگہوں پر تبلیغی جماعت قائم کرنے والا.

۱۳ - مغربی تعلیمات کی مناسب حوصلہ افزائی کرنے والا.

۱۴ - آپ کو اور آپ کی آئندہ نسلوں کو مذہب اسلام سے واقف کرنے والا.

اگر ان خصوصیات کے ساتھ آپ جامعہ کو زندہ دیکھنا چاہتے ہیں، تو اس کے لئے زیادہ سے زیادہ ایثار و قربانی سے کام لیں.

ترسیل زر کا پتہ

سید عباس منیجر جامعہ محمدیہ عربیہ ائیدرگ